معین احسن جذبی

(2005 – 1912)

معین احسن نام، جذبی تخلص تھا۔ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ جھانسی، لکھنؤ، آگرہ اور دہلی میں تعلیم حاصل کی۔ ایم۔اے پاس کرنے کے بعد بغرض ملازمت مختلف شہروں میں رہنے کا موقع ملا۔ بحیثیت اردو استاد، شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے وابستہ ہوئے اور وہیں سے سبکدوش ہوکر علی گڑھ میں ہی مستقل سکونت اختیار کرلی۔ شاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ 'فروزاں'، 'سخنِ مختصر' اور 'گدازِ شب' شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ 'حالی کا سیاسی شعور' اُن کا تحقیقی مقالہ ہے۔ اِن کا شمار ممتاز ترقی پسند شاعروں میں ہوتا ہے۔ 'اقبال اعزاز'، 'غالب ایوارڈ'، 'میر اکادمی لکھنؤ' اور 'یوپی اردو اکادمی' کے علاوہ دیگر کئی انعامات واعزازات اُنھیں مل چکے ہیں۔ ان کا انتقال علی گڑھ میں ہوا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

غزل

مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں، جینے کی تمنّا کون کرے
یہ دنیا ہو یا وہ دنیا، اب خواہشِ دنیا کون کرے
جب کشتی ثابت و سالم تھی، ساحل کی تمنّا کس کو تھی
اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنّا کون کرے
جو آگ لگائی تھی تم نے ،اس کو تو بُجھایا اشکوں نے
جو اشکوں نے بھڑکائی ہے، اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے
دنیا نے ہمیں چھوڑا جذبیؔ ،ہم چھوڑ نہ دیں کیوں دنیا کو
دنیا کو سمجھ کر بیٹھے ہیں، اب دُنیا دُنیا کون کرے

معین احسن جذبیؔ

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مطلع میں شاعر نے اپنی کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟
2. اشکوں کی آگ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. درج ذیل شعر کا مفہوم واضح کیجیے:

جب کشتی ثابت وسالم تھی، ساحل کی تمنّا کس کو تھی
اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنا کون کرے